روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 19 جون 2015ء یکم رمضان 1436 ہجری 19۔احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 140

یہ تین تیرے چاکر

ہو شکر تیرا کیوں کر اے میرے بندہ پرور
تو نے مجھے دیئے ہیں یہ تین تیرے چاکر
تیرا ہوں میں سراسر۔ تو میرا رب اکبر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
(درثمین)

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے تیسرے پوتے کی ولادت باسعادت

احباب جماعت کیلئے یہ خبر یقیناً بے حد خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور احسان سے مورخہ 11 جون 2015ء بروز جمعرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا کو تیسرے پوتے اور محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب اور محترمہ سیدہ ھبۃ الرؤف صاحبہ کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام عماد معوذ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب اور مکرمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب و محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کا نواسہ ہے۔

عزیزم عماد معوذ احمد سیدنا حضرت مسیح موعود کی دعا ''اک سے ہزار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں'' کا مصداق ہے۔

ادارہ الفضل اپنی طرف سے اور جملہ قارئین الفضل اور احباب جماعت پاکستان کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب اور آپ کی اہلیہ مکرمہ ھبۃ الرؤف صاحبہ، مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ، مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب اور اسی طرح مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب اور آپ کے اہل خانہ اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ عماد معوذ احمد کو صحت و سلامتی والی، دین و دنیا کی لازوال سعادتوں سے مالا مال اور اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنی اولاد کے لئے کی ہیں۔ آمین

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رُتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر، تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
(درثمین)

اجداد کی پیشانی کو دے اور تب و تاب — یہ زیبِ چمن فخرِ گلستاں ہو خدایا
ہر پل ہو یہ ماں باپ کے آنگن کا اجالا — ہر گام پہ یہ دیپ فروزاں ہو خدایا
آقا تر و تازہ تجھے گلفام ملا ہے — اللہ کی جانب سے یہ انعام ملا ہے

محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کیلئے ''سر'' کا اعزاز

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب لکھتے ہیں۔

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے یہ بات لائق صد شکر اور خوشی کا موجب ہوگی کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے سابق امیر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کو ملکہ معظمہ برطانیہ کی طرف سے KBE کے اعزاز اور سر کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ مورخہ 13 جون 2015ء کو ملکہ معظمہ برطانیہ کی سالگرہ کے موقع پر جن اعزازات کا اعلان ہوا ہے ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کو KBE کا ایوارڈ دیا گیا ہے۔ جس کا پورا نام Knight Commander of the Excellent Order of the British Empire ہے۔ آرڈر آف دی برٹش ایمپائر کے ایوارڈز میں سے KBE کا ایوارڈ اعلیٰ ترین ایوارڈ ہے۔ اس آرڈر کے تحت دیگر اعزازات OBE, MBE اور CBE ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو قبل ازیں OBE کا ایوارڈ مل چکا ہے۔

KBE ایوارڈ کا مطلب ہے کہ آپ کو سر کا خطاب دیا گیا ہے۔ یہ خطاب پورے نام کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ یعنی اب آپ کا نام سر افتخار احمد ایاز لکھا اور پکارا جائے گا۔ سر افتخار احمد ایاز صاحب کو اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 35 سے زائد ایوارڈز مل چکے ہیں۔ جن میں الفریڈ نوبیل میڈل، پیس پرائز، ایمبیسیڈر آف پیس، ایمبیسیڈر آف نالج آکسفورڈ یونیورسٹی اور انٹرنیشنل ہیومن رائٹس سروسز کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک ایوارڈ بھی شامل ہے۔

آپ اس وقت انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ علاوہ ازیں آپ ڈائریکٹر ورلڈ میڈیا فورم، ڈائریکٹر طاہر فاؤنڈیشن، ممبر MTA بورڈ آف ڈائریکٹرز اور دیگر مختلف خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کو احمدی اسائیلم سیکرز اور

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 8 مئی 2015ء

س: حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کا عنوان بتاتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! گزشتہ جمعہ کو میں نے حضرت مصلح موعود کے حوالے سے واقعات میں قادیان کے ابتدائی واقعات کا ذکر کیا تھا۔ کس طرح اس وقت قادیان کے اردگرد علاقے کی حالت تھی۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ سیر کے وقت بھی ایک آدھ آدمی ہوتا تھا اور راستہ بھی جھاڑیوں کے بیچ میں سے گزرتا ہوا چھوٹا سا راستہ تھا اور اب قادیان کس طرح ترقی کر رہا ہے اور یہ ترقی عام آبادیوں کی ترقی کی طرح نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا تھا کہ یہ ترقی ہوگی۔ بڑی شاہراہوں اور سڑکوں کے قریب جو آبادیاں ہوتی ہیں وہ تو ترقی کرتی ہیں لیکن قادیان تو ایک کونے میں تھا سڑک بھی نہیں تھی پھر بھی ترقی کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی اور پھر ترقی ہوئی اور آجکل کے قادیان کو دیکھنے کے لئے دور دور سے لوگ آتے ہیں بلکہ قادیان کا وہ حصہ جو جماعت کے زیر تصرف ہے اس میں تو اب عمارتوں کی وسعت اور خوبصورتی کی وجہ سے سرکاری اداروں کی طرف سے بعض فنکشنز (Functions) پر انہیں استعمال کرنے کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے بیت المبارک قادیان کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی ذات میں کتنا عظیم الشان نشان دکھایا ہے۔ گوتم نے اس زمانے کو نہیں پایا مگر ہم نے اسے پایا اور دیکھا ہے۔ پس اس قدر قریب زمانے کے نشانات کو اپنے خیال کی آنکھوں سے دیکھنا تمہارے لئے کوئی زیادہ مشکل نہیں اور نشانات جانے دو (بیت) مبارک کو ہی دیکھو۔ ایک ستون مغرب سے مشرق کی طرف کھڑا ہے اس کے شمال میں جو حصہ (بیت الذکر) کا ہے یہ اس زمانے کی (بیت الذکر) تھی اور اس میں نماز کے وقت کبھی ایک اور کبھی دو سطریں ہوتی تھیں (یعنی صفیں ہوتی تھیں)۔ اس ٹکڑا میں تین دیواریں ہوتی تھیں ایک تو دو کھڑکیوں والی جگہ میں... اس حصے میں امام کھڑا ہوا کرتا تھا۔ پھر جہاں اب ستون ہے وہاں ایک اور دیوار تھی اور ایک دروازہ تھا اس حصے میں صرف دو قطاریں نمازیوں کی کھڑی ہو سکتی تھیں اور فی قطار (غالباً یعنی فی صف) پانچ ساتھ آدمی کھڑے ہو سکتے تھے۔ اس حصے میں کبھی ایک قطار نمازیوں کی ہوتی اور کبھی دو ہوتی تھیں۔ مگر وہ ابھی تک موجود ہے۔ جاؤ اور دیکھو۔ دیکھو رفقاء کا طریق تھا کہ وہ پرانی باتوں کو کبھی کبھی عملی رنگ میں قائم کر کے بھی دیکھا کرتے تھے اس لئے تم بھی جا کر دیکھو۔ اس حصے کو الگ کر دو جہاں امام کھڑا ہوتا تھا اور پھر وہاں فرضی دیواریں قائم کرو اور پھر جو باقی جگہ بچے اس میں جو سطریں ہوں گی ان کا تصور کرو اور اس میں تیسری سطر قائم ہونے پر ہمیں جو حیرت ہوئی کہ کتنی بڑی کامیابی ہے اس کا قیاس کرو اور پھر سوچو کہ خدا تعالیٰ کے فضل جب نازل ہوں تو کیا سے کیا کر دیتے ہیں۔

س: حضرت مصلح موعود نے عزیز رشتہ داروں میں مخالفت کے بعد پیدا ہونے والی تبدیلیوں کے ضمن میں کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ہمارا ایک کچا کوٹھا ہوتا تھا اور بچپن میں کبھی کبھی کھیلنے کے لئے بھی ہم اس پر چڑھ جایا کرتے تھے۔ اس پر چڑھنے کے لئے جن سیڑھیوں پر ہمیں چڑھنا پڑتا تھا وہ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کے پاس سے چڑھتی تھیں اس وقت ہماری تائی صاحبہ جو بعد میں آ کر احمدی بھی ہو گئیں مجھے دیکھ کر کہا کرتی تھیں کہ ''جیو جیا کاں او ہو جئے کوکو''۔ ایک دفعہ میں نے اپنی والدہ صاحبہ سے اس کے متعلق پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جیسا کوا ہوتا ہے ویسے ہی اس کے بچے ہوتے ہیں۔ کوے سے مراد نعوذ باللہ تمہارے ابا ہیں اور کوکو سے مراد تم ہو مگر پھر میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ وہی تائی صاحبہ جو یہ سب کچھ کہا کرتی تھیں اگر کبھی میں ان کے ہاں جاتا تو بہت عزت سے پیش آتیں میرے لئے گدا بچھاتیں اور احترام سے بٹھاتیں اور ادب سے متوجہ ہوتیں اور اگر میں کہتا کہ آپ کمزور ہیں ضعیف ہیں ہلیں نہیں یا کوئی تکلیف نہ کریں تو وہ کہتیں کہ آپ میرے پیر ہیں۔ گویا وہ زمانہ بھی دیکھا جب میں کوکو تھا اور وہ بھی جب میں پیر بنا۔ اور ان ساری چیزوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ خدا تعالیٰ جب دنیا کو بدلنا چاہتا ہے تو کس طرح بدل دیتا ہے۔ پس ان انسانوں کو دیکھو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرو کہ جو تمہیں خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دے اور تم حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ۔

س: حضرت مسیح موعود نے قادیان کی ترقی کے بارہ میں کیا پیشگوئی فرمائی تھی؟

ج: حضرت مصلح موعود نے فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ قادیان کی آبادی بیاس تک پھیل گئی۔ میں اس رؤیا سے یہ سمجھتا ہوں کہ قادیان کی آبادی دس بارہ لاکھ کی ضرور ہوگی اور اگر دس بارہ لاکھ کی آبادی ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ چار لاکھ لوگ جمعہ پڑھنے کے لئے آیا کریں گے۔ پس میرے نزدیک یہ (بیت الذکر) بہت بڑھے گی یعنی (بیت) اقصیٰ بلکہ ہمیں اس قدر بڑھانی پڑے گی کہ چار لاکھ نمازی اس میں آ سکیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے کی بیت الذکر اس موجودہ بیت الذکر کا غالباً دسواں حصہ ہوگی تو دیکھو اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا فضل ہے کہ لوگوں کی بیوت الذکر خالی پڑی رہتی ہیں اور ہم اپنی بیوت الذکر کو بڑھاتے ہیں تو وہ اور تنگ ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ لوگوں کو بیت الذکر میں نماز پڑھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی۔

س: نمازوں کی ادائیگی کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود نے بچپن میں کیا عہد کیا اور اور اسے کس طرح نبھایا؟

ج: حضرت مصلح موعود نے فرمایا! یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں چھوٹی عمر سے ہی نمازوں کا پابند ہوں اور میں نے آج تک ایک نماز بھی کبھی ضائع نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود مجھ سے کبھی یہ دریافت نہیں فرماتے تھے کہ تم نے نماز پڑھی ہے یا نہیں پڑھی مجھے یاد ہے جب میں گیارھویں سال میں تھا تو ایک دن میں نے ضحیٰ یا اشراق کی نماز کے وقت وضو کر کے حضرت مسیح موعود کا کوٹ پہنا اور خدا تعالیٰ کے حضور میں خوب رویا اور میں نے عہد کیا کہ میں آئندہ نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا (اور) خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس عہد اور اقرار کے بعد میں نے کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑی لیکن پھر بھی چونکہ میں بچہ تھا اور بچپن میں کھیل کود کی وجہ سے بعض دفعہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے میں سستی ہو جاتی ہے اس لئے ایک دفعہ کسی نے حضرت مسیح موعود کے پاس میری شکایت کی کہ آپ اسے سمجھائیں یہ نماز باجماعت پوری پابندی سے ادا کیا کرے۔ (آپ فرماتے ہیں کہ) میر محمد اسحٰق صاحب مجھ سے دو سال چھوٹے تھے اور بچپن میں چونکہ ہم اکٹھے کھیلا کرتے تھے اور ہمارے نانا جان میر ناصر نواب صاحب کی طبیعت بہت تیز تھی اس لئے وہ میر محمد اسحٰق صاحب سے ناراض ہوا کرتے تھے اور سختی سے انہیں نماز پڑھنے کے لئے کہا کرتے تھے (اور اس بات کا حضرت مسیح موعود کو بھی علم تھا) جب حضرت مسیح موعود کے پاس ایک دفعہ کسی نے میری شکایت کی تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ایک تو میر صاحب کی نماز پڑھتا ہے (یعنی حضرت میر اسحٰق صاحب کے بارے میں فرمایا کہ وہ تو اپنے ابا کی نماز پڑھتا ہے) اب میں نہیں چاہتا کہ دوسرا میری نماز پڑھے۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ وہ خدا کی نماز پڑھے۔ تو حضرت مسیح موعود نے مجھے کبھی نماز کے متعلق نہیں کہا تھا۔ میں خود ہی تمام نمازیں پڑھ لیا کرتا تھا۔ (اس سے بچے یہ مطلب بھی نہ لیں کہ ماں باپ ہمیں نماز کے لئے نہ کہیں یا ماں باپ یہ سمجھ لیں کہ بچوں کو نماز کی طرف توجہ دلانا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعود کے بارے میں حضرت مسیح موعود کو بہت کچھ حسن ظن تھا نیز حضرت مسیح موعود کو یہ بھی پتا تھا کہ یہی مصلح موعود کا مصداق ہونے والا ہے اس لئے یہ بھی یقین تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی نماز پڑھتا ہے)

س: بیوت الذکر کو آباد کرنے کے حوالہ سے حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! پس ہر احمدی چاہے وہ قادیان کا رہنے والا ہے جس نے قادیان کی ترقی دیکھنی ہے یا ربوہ کا رہنے والا ہے جس نے ربوہ کی ترقی دیکھنی ہے یا کسی بھی ملک کا رہنے والا ہے جس نے جماعت کی ترقی کا حصہ بننا ہے اور جماعت کی ترقی دیکھنی ہے تو اپنی آبادیوں کے ساتھ (بیوت الذکر) کو آباد رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے کہ یہ ترقیاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہیں اور خدا تعالیٰ کا فضل اس کے گھر کی آبادی کا حق ادا کرنے سے بڑھتا ہے۔

س: قادیان کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے وقت قادیان کے کیا حالات تھے؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں اس پیشگوئی کا ذکر کرتا ہوں جو قادیان کی ترقی کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس کو بتایا گیا کہ قادیان کا گاؤں ترقی کرتے کرتے ایک بہت بڑا شہر ہو جائے گا اور اس کی آبادی شمالاً اور شرقاً پھیلتے ہوئے بیاس تک پہنچ جائے گی جو قادیان سے نو میل کے فاصلے پر بہنے والے ایک دریا کا نام ہے۔ یہ پیشگوئی جب شائع ہوئی اس وقت قادیان کی حالت یہ تھی کہ اس کی آبادی دو ہزار کے قریب تھی سوائے چند ایک پختہ مکانات کے باقی سب مکانات کچے تھے۔ مکانوں کا کرایہ اتنا گرا ہوا تھا کہ چار پانچ آنے ماہوار پر مکان کرائے پر مل جاتا تھا۔ مکانوں کی زمین اس قدر ارزاں تھی کہ دس بارہ روپیہ کو قابل سکونت مکان بنانے کے لئے زمین مل جایا کرتی تھی۔ بازار کا یہ حال تھا کہ دو تین روپے کا آٹا ایک وقت میں نہیں مل سکتا تھا۔ تعلیم کے لئے ایک مدرسہ سرکاری تھا جو پرائمری تک تھا اسی کا مدرس کچھ الاؤنس لے کر ڈاکخانے کا کام بھی کر دیا کرتا تھا۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے ظاہری کوئی سامان نہ تھے کیونکہ قادیان ریل سے گیارہ میل کے فاصلے پر تھا (یعنی ریلوے لائن گیارہ میل تھی) اور اس کی سڑک بالکل کچی اور جن ملکوں میں ریل ہو ان میں اس کے کناروں پر جو شہر واقعہ ہوں انہی کی آبادی بڑھتی ہے (یا سڑکیں ہوں یا ریل ہو) کوئی کارخانہ قادیان میں نہ تھا کہ اس کی وجہ سے مزدوروں کی آبادی کے ساتھ شہر کی ترقی ہو جائے۔ کوئی سرکاری محکمہ قادیان میں نہ تھا کہ اس کی وجہ سے قادیان کی ترقی ہو۔ نہ ضلع کا مقام تھا نہ تحصیل کا حتیٰ کہ پولیس کی چوکی بھی نہ تھی۔ قادیان میں کوئی منڈی بھی نہ تھی جس کی وجہ سے یہاں کی آبادی ترقی کرتی۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی اس وقت حضرت مسیح موعود کے مرید بھی چند سو سے زیادہ نہ تھے کہ ان کو حکماً لا کر یہاں بسا دیا جاتا تو شہر بڑھ جاتا۔ اب اس صورتحال

باقی صفحہ 8 پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

8

طالبات کی ملاقات، رپورٹ کارگزاری، برین ٹیومر پر ریسرچ پیپر، حجاب پر مضمون اور سوال وجواب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30 مئی 2015ء

(حصہ دوم آخر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ جو سسٹم ہے اس کے فیومز کو اڑائے اور پھر ٹھنڈا کر دے کیا سارا پانی اس کے اندر رہتا ہے۔ سارا پانی سالڈ بن جاتا ہے یا کچھ ہوا میں بھی جاتا ہے۔

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا کچھ بھاپ میں بھی جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سٹیم جو بنتی ہے تو ایئر پولیوشن نہیں کرتی؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا یہ واٹر پول اوپر سے بند ہوتے ہیں۔ اس کے اندر چالیس فٹ گہرائی میں یہ کنستر رکھے جاتے ہیں۔ تو یہ ممکن نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ جو بھاپ بنے گی وہ ایک وقت میں ٹھنڈی ہوتی ہے؟ پھر پانی بنے گی؟ پھر واپس اسی کنٹینر میں آجائے گی؟ کیا وہ ریڈی ایشن فری ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب یہ پراسس چلتا رہے گا تو ایک وقت آئے گا کہ وہ Saturate ہو جائے گا تو اس پانی کو کہیں تو Waste کی صورت میں کہیں تو Dump کریں گے؟

اس پر موصوف نے بتایا جب یہ پانی ریڈیو ایکٹیوٹی سے Saturate ہو جائے گا تو اسی پراسس سے گزارتے ہیں۔ یعنی شیشہ کے ساتھ Melt کرتے ہیں اور پھر اس کو Solidify کر کے اس کو پھر Dump کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ پانی سو فیصد تو Solidify نہیں ہو جاتا۔ پانی کس طرح سو فیصد Solidify ہو سکتا ہے کچھ نہ کچھ تو سٹیم بنے گا؟ تو یہ بھی ایک لمبا پراسس ہے ایک اور مصیبت گلے پڑ گئی۔ پس انسان نے اپنے آرام کی خاطر سوائے مصیبتیں سہیڑنے کے کچھ نہیں کیا۔ چلیں آپ کچھ نہ کچھ انسانی خدمت تو کر رہے ہیں۔ اس کو ختم کرنا بھی تو انسانی خدمت ہے۔ آپ بنانے کی بجائے اس کو سنبھالنے کی طرف ریسرچ کر رہے ہیں۔ اچھی ریسرچ ہے۔

سوال کرنے والے ایک طالبعلم نے پوچھا یہ راڈز کا ٹمپریچر کیا ہوتا ہے جب استعمال کرنے کے بعد اس کو نکالتے ہیں اور Interim Storage کے اندر واٹر کا کیا ٹمپریچر ہوتا ہے؟

ظہیر صاحب نے بتایا 3000 میگا واٹ پر میٹر کیوب اس کی تھرمل Output ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اس کو استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔ اتنی تھرمل میگا پاور جو آ رہی ہے تو اسے انرجی میں تبدیل کر کے دے دیں۔ اس Waste کا بھی تو فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس Waste کو دوبارہ استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔ اتنی زیادہ میگا واٹ جو بجلی پیدا کر رہے ہیں پوری دنیا کو روشن کر سکتے ہیں۔ یا صرف انرجی ہی ہے۔ کیا اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا؟

جس پر عرض کیا گیا کہ اس کے ساتھ چونکہ تابکاری بھی ہے تو ہم نے تابکاری کو بھی Handle کرنا ہے تو پھر وہ مشکل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر طالبعلم نے بتایا کہ بیچلرز پاکستان سے کیا تھا پھر یہاں سے ماسٹرز کی ہے۔

سوال کرنے والے ایک طالبعلم نے پوچھا کیا کوئی ایسا آلہ نہیں ہے جو ہمیں ٹمپریچر بتا سکے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کے ٹمپریچر کے گیج ہے کس حد تک بتا سکتی ہے۔ اس کے بعد Infinity ظاہر کرنے لگ جاتی ہے۔ کوئی میٹیریل ہے ایسا جو اس ٹمپریچر کی Infinity کو بتا سکے۔

اس پر عرض کیا گیا کہ آجکل ریڈی ایشن خود ٹمپریچر کے ساتھ Measure کرنے کی ایک ٹیکنیک استعمال ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے ہو جائے گی وہ کہاں تک جائے گی۔ Raise to the Power 10,20 بناتے جائیں گے اور پھر فائدہ کیا ہوگا؟

امیر صاحب جرمنی نے سوال کیا کہ کیا آپ جرمن گورنمنٹ کے اس قدم کو سراہتے ہیں کہ اگلے پندرہ سالوں میں اٹامک پلانٹ بند کر دیئے جائیں گے اور اس سے بجلی پیدا نہیں کی جائے گی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ سراہیں یا نہ سراہیں میں سراہتا ہوں۔ کافی وقت لگے گا۔ شاید کچھ نسلوں کے بعد ایسا ممکن ہو۔

سوال کرنے والے ایک طالبعلم نے کہا اگر آپ کے مطلوبہ نتائج نہ ملے تو پھر آپ کے مقالہ کا کیا نتیجہ ہوگا؟

اس پر ظہیر صاحب نے کہا ریسرچ سے آپ کچھ سیکھتے ہیں نئے راستے آپ کے سامنے کھلتے ہیں، میں ایک ایسا سافٹ ویئر استعمال کر رہا ہوں جو اس سے پہلے میں نے استعمال نہیں کیا تھا اور پھر میں کسی اور میٹیریل کے لئے وہ استعمال کر سکتا ہوں اس لئے اس کا ہمیشہ فائدہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ریسرچ کا مطلب کیا ہے۔ اگر آپ آخری رزلٹ پر پہنچ چکے ہیں تو پھر وہ تو انڈسٹری میں آ گیا۔ ابھی تو ریسرچ ہو رہی ہے اور ابھی انہوں نے ثابت کیا ہے کہ یہ بہتر میٹیریل ہے اور ریسرچ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ آئندہ بھی اگر کوئی بہتر ہو گیا تو وہ آپ کو بتا دیں گے۔ لیکن میرا خیال ہے آپ کی زندگی میں نہیں بتائیں گے۔

اس سوال پر کہ کیا آپ کے پاس سلیکون کاربائیڈ کے بارہ میں تجربات ہیں۔ ظہیر صاحب نے بتایا ابھی تک اس کی پروڈکشن شروع نہیں ہوئی ابھی تک اس کے صرف ماڈل سیمپل تیار ہوئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کے ماڈل سیمپل کو کتنی دیر رکھ کر دیکھا ہے، کیا کوئی Measurement ایسی ہے کہ جو پہلے والے میٹیریل سے ریڈیو ایکٹیویٹی تھی وہ زیادہ تھی اور اب اس سے کم ہوئی ہے؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا Physically تو یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم اس میں ڈال کر چیک کر سکیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خلاصہ یہی ہے کہ ابھی ریسرچ ہو رہی ہے جب رزلٹ آئے گا تو آپ کو بتا دیں گے۔

ایک اور طالبعلم نے عرض کیا خاکسار کمپیوٹیشن سائنس کے پروگرام میں پڑھ رہا ہے اور یہ اسیمیلیشن ہی کرتی ہے لیکن ان کو لاء کا پتا ہوتا ہے اور وہ رزلٹ کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ رزلٹ کیا ہوگا۔ رزلٹ کو اصل نتیجہ سے کمپیئر کیا جاتا ہے۔ خاکسار نے پچھلی ملاقاتوں میں آپ کے مشورہ سے نیوروسائنسز میں Specialisation کیا ہے۔ جب ہم ایک دفعہ نیوروسائنس کے ٹریک پر چلے جائیں تو پھر زیادہ تر مشین لرننگ اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس میں آپ پڑ جاتے ہیں۔ ایک دفعہ جو بات ہوئی تھی کہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس ڈویلپ ہو رہی ہے، اس وقت کچھ تشنگی رہ گئی تھی، آپ نے استفسار فرمائے تھے جن کا جواب نہیں دیا جا سکا تھا کہ وہ انہی راستوں پر کام کر سکتا ہے جو پری پروگرام ہیں تو اس سلسلہ میں ایک کورس جو خاکسار نے اٹینڈ کیا تھا اس میں ہمارے پروفیسر نے سمجھایا تھا کہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس میں جتنی ٹیکنیکس ہیں خواہ وہ مشین لرننگ میں ہوں یا سٹینڈرڈ Statistics میں ہوں اور برین کے اندر جو لرننگ ہوتی ہے وہ بہت Similar ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی میں نے شاید کہا تھا کہ جو آپ نے فیڈ کیا ہے اس کا ہی جواب آپ کو دے گی اور جو فیڈ نہیں کیا اس کا جواب نہیں آئے گا۔ طالبعلم نے عرض کیا جی آپ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا تو اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو آپ اس سسٹم کو اس لحاظ سے سیٹ اپ کر سکتے ہیں کہ پہلے سے آپ کو جواب پتا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جواب آنا ضروری نہیں ہوتا، لیکن آپ ایسے ہی کوئی چیز کرتے چلے جا رہے ہیں اور کوئی بھی جواب آ گیا ہے تو اس کو Prove کرنے کے لئے آپ اپنے دماغ سے کیلکولیٹ کریں گے۔ اس لئے بعض Genius بچے کمپیوٹر میں سب سے زیادہ ہیکنگ کرتے ہیں، وہ کہیں کے کہیں نکال کر لے جاتے۔ بڑی بڑی کمپنیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ باقی ان بچوں کا یہ Prove کرنا مقصد نہیں ہوتا کہ یہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ انہوں نے تو اپنا ایک فن بنایا ہوتا ہے کھیلتے کھیلتے کہیں کے کہیں پہنچ جاتے ہیں۔ تو آپ جب بھی کمپیوٹر کے ذریعہ سے پہنچتے ہیں، کسی فارمولہ کو ڈالتے ہیں، کسی Methodology کو ڈالتے ہیں، اس کے اوپر کام کرنا شروع کرتے ہیں، تو اس کا جب رزلٹ آتا ہے تو واقعی یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ صحیح ہے کہ نہیں، آپ کو Prove کرنا پڑے گا؟ پھر آپ انہی Steps کے اوپر واپس جائیں گے اور دیکھیں گے کہ رزلٹ اس کے ساتھ Coincide کر رہا ہے کہ نہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ بارہ کو بارہ سے ضرب دو تو ایک سو چوالیس ہوتا ہے۔ اب کمپیوٹر اگر وہاں 144 بتا دیتا ہے تو اس لئے کہ آپ نے اس میں فیڈ کیا ہوا ہے۔ اگر وہ نہیں بتاتا تو آپ دیکھیں گے کہ آیا کمپیوٹر صحیح ہے یا نہیں۔ تو پروفیسر صاحب کیا کہتے ہیں۔

طالبعلم نے عرض کی کہ کمپیوٹر واقعی میں Pure Randomness پیدا نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کی اگر اپلیکیشن دیکھی جائے تو وہ اس طرح ہوتی ہے کہ جیسے ایک روبوٹ ہے آپ نے اس کو خود کنٹرول کرنا ہے تو بعض اوقات ایسا ممکن نہیں ہوتا۔ مثلاً خلا میں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارے سکول میں ایک ستاد ہوتے تھے، اتالیق صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انہیں اتالیق کا خطاب دیا تھا۔ ان کے بچوں کو بھی پڑھاتے رہے تھے۔ ان کا Mathematics اتنا تیز تھا کہ لاکھوں کی ضرب دو سیکنڈ میں بتا دیتے تھے۔ ان کا کیلکولیشن میں اتنا دماغ چلتا تھا۔ تو وہ جس نے کمپیوٹر بنایا ہے وہ تو یہی کہتا ہے نہ کہ یہ کمپیوٹر میرا کمال نہیں ہے، اصل کمال دماغ کا ہے جو اسے ایجاد کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کمپیوٹر کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے۔ لیکن

بہرحال ایک آسانی پیدا ہوگئی ہے اور یہ نقصان بھی پیدا ہوا ہے کہ میں بعض دفعہ اپنے مال کے شعبہ سے ہی پوچھوں کہ یہ ضرب کرکے کتنی رقم بنتی ہے تو وہ کیلکولیٹر کھول کر بتا دیتے ہیں، حالانکہ وہ زبانی سوال ہے۔ بہرحال کچھ نہ کچھ حال اس کا آپ کو پتا چل گیا۔

ایک اور طالبعلم نے عرض کیا میں کنسٹرکشن انجینئرنگ کر رہا ہوں میری آپ سے ایک درخواست تھی میں شہد لے کر آیا تھا؟

حضور انور نے فرمایا کہ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں دے دیں اور شام کو لے لیں یا صبح لے لیں، پھر حضور انور نے فرمایا کس جگہ رہتے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ حضور Dusseldorf میں رہتا ہوں اور میں نے ابھی واپس جانا ہے۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو دے دیں اور شام کو لے لیں۔

ایک اور احمدی طالبعلم نے سوال کیا جب حضور پڑھائی کیا کرتے تھے اور امتحان دینے جاتے تھے تو پھر کن دعاؤں کی طرف توجہ دیا کرتے تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں پڑھائی میں بڑا نکما تھا اور دعا ہی کرتا تھا اور دعاؤں سے پاس ہوگیا۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا نیوا کنامسٹ آجکل کے دور میں Equality کو سوسائٹی میں Criticize کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم امیر لوگوں سے ان کی انکم کم کرکے غریب لوگوں کو دیں گے تو یہ Fairness نہیں ہوگی۔ تو حضور میرا سوال یہ ہے کہ اس بارہ میں اسلامی نظریہ کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دین یہ کہتا ہے کہ جو محروم لوگ ہیں ان کا خیال رکھو، دین یہ کہتا ہے کہ جو یتیم ہے اس کا خیال رکھو دین یہ کہتا ہے کہ جو اپنے سے کم تر ہیں جن کو ضرورت ہے ان کی مدد کرو۔ اسی لئے بہت سے جیسے آغا خانی ہیں، چونکہ امیر طبقہ ہے، بزنس کرنے والے لوگ ہیں۔ وہ یہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی عام غریب آدمی ہے اسے کہتے ہیں کہ جو بڑا ٹریڈر ہے اس کے ساتھ کچھ عرصہ کام کرو، اسے وہاں ٹریننگ دلواتے ہیں۔ اس کے بعد اس کو چھوٹی سی دکان ڈال دیتے ہیں۔ ایک سٹال لگا دیتے ہیں پھر وہ کاروبار کرتا ہے اور بڑا ہو جاتا ہے ایک تو یہ ہے کہ ان کی مدد کرو ان کو Encourage کرو دوسرا یہ کہ فوری ضرورت کو پورا کرو۔

آنحضرت ﷺ کے پاس ایک غریب قبیلہ آیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھوکے اور ننگے ہیں ان کو کھانا کھلاؤ اور کپڑے پہناؤ۔ تو لوگوں نے سامان لانا شروع کردیا، کوئی ایک مٹھی میں آٹا بھر کے لے آیا، کوئی کھجوریں بھر کے لے آیا، کوئی کچھ لے آیا، ڈھیر لگ گیا اور آپ نے وہ ان کو بانٹنی شروع کر دیں۔ ان کے کھانے کا انتظام ہوگیا، ان کے کپڑوں کا انتظام ہوگیا۔ تو جب سب کو ایک حد تک مل گیا تو پھر آپ خوش ہوئے۔ تو دین تو یہ کہتا ہے کہ ایک فوری ضرورت ہے اس کو تم نے پورا کرنا ہے۔ ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہے اس کو مدد کرکے پورا کرنا ہے اور اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک کتاب ہے، اسلام کا اقتصادی نظام وہ پڑھو اور New World Order جو کتاب ہے وہ پڑھو، ان دونوں میں کافی حد تک جواب مل جائیں گے۔ اکنامکس کے سٹوڈنٹ کو یہ پڑھنی چاہئے۔ ہمارے جو بہت اچھے اکنامسٹ ہیں، پروفیسر ہیں امریکہ کی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں، دس سال پہلے انہوں نے بیعت کی تھی۔ ان کے بارہ میں جو پاکستان میں عمران خان کہتے ہیں کہ ایک اکنامسٹ کو اپنا اکنامیکل ایڈوائزر رکھنے لگا ہوں اور پھر یہ کہا کہ میں قادیانیوں کو نہیں رکھوں تو یہ وہی آدمی ہیں، انہوں نے ہی کافی حد تک حضرت خلیفہ ثانی کی کتاب کی ٹرانسلیشن کی ہے، اور ان کو یہ بہت اچھی لگی، یہ اکنامکس کے پروفیسر ہیں، تو آپ بھی یہ پڑھ لیں۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔

طالبات کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ امۃ المصور صاحبہ نے کی، اس کا اردو ترجمہ باسمہ احمد صاحبہ نے پیش کیا، جرمن ترجمہ ثوبیہ ناصرہ خان صاحبہ نے پیش کیا۔

رپورٹ کارگزاری

بعدازاں احمدی طالبات ایسوسی ایشن کی صدر تسنیم اصغر صاحبہ نے اپنی رپورٹ کارگزاری پیش کرتے ہوئے بتایا:

اس سال ملک بھر سے احمدی طالبات کے کوائف اکٹھے کئے گئے ہیں اور اس وقت جرمنی میں طالبات کی تعداد 681 ہے۔ ان میں سے 509 آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کلاس میں شامل ہیں۔ تمام طالبات کا 66 فیصد بیچلرز کر رہی ہیں، 22 فیصد حکومتی شعبہ تعلیم کے تحت امتحانات دے رہی ہیں، 11 فیصد ماسٹر ڈگری میں اور ایک فیصد پی ایچ ڈی کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ اس وقت طالبات آرکیٹیکٹ، میڈیکل، سائنس، قانون اور تعلیم و تدریس اور دوسرے شعبوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

دوران سال احمدی طالبات ایسوسی ایشن کے تحت ہونے والے پروگرامز کا ذکر کرتے ہوئے موصوفہ نے عرض کیا، خدا کے فضل سے 18/اپریل 2015ء کو لجنہ اماء اللہ کی دوسری تعلیمی نمائش لگائی گئی جس کا افتتاح صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے کیا۔ اس میں مختلف پیشوں کے بارے میں طالبات کو انفارمیشن دینے کے لئے سولہ سٹال لگائے گئے تھے۔ اس کے اختتام پر ایک تقریب بعنوان دین میں تعلیم کی اہمیت منعقد کی گئی۔ اس پروگرام میں حاضر ممبرات کی تعداد 520 رہی۔ امسال دوسری تعلیمی نمائش شمالی جرمنی میں منعقد کی جائے گی۔

ایک اور تقریب ہمبرگ یونیورسٹی میں 8 مئی 2015ء کو منعقد کی گئی، جس کا عنوان تھا کیا (دین) کو اصلاح کی ضرورت ہے۔ جس میں بتایا گیا کہ (دین) کو بطور مذہب اصلاح کی ضرورت نہیں بلکہ ایک مصلح کی ضرورت ہے جو اس راہ کو دکھائے جو اصلی (دین) کی طرف لے جاتی ہے اور یہ حضرت مسیح موعود کی آمد کی صورت میں پورا ہو چکا ہے۔ اس تقریب کے سامعین کی تعداد 84 تھی۔

نوجوانوں اور بچوں کے لئے جماعتی شعبہ تعلیم کے ساتھ مل کے ایک App تیار کی ہے جو قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے بارہ میں ہے۔ مزید چار Apps پر کام ہو رہا ہے۔ جن میں قرآن کریم کی آیات، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود کے علاوہ تعلیمی نصاب شامل کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کے لئے کتب کی تیاری کا منصوبہ ہے۔ ان میں کچھ کتب پر تیاری مکمل ہو چکی ہے۔

برین ٹیومر پر ریسرچ پیپر

اس کے بعد مہ پارہ سلطان صاحبہ نے برین ٹیومر Blioblastoma (Brain Tumor) Multiforma کے بارے میں ریسرچ پیش کی۔ اس میں بتایا کہ Hyperthermia سے کینسر سیل کا علاج بہتر ہوسکتا ہے، کیونکہ زیادہ ٹمپریچر پر ٹیومر سیلز بہت آہستہ بڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس بیماری کی مریضوں میں کیا شرح فیصد ہے کیا مردوں یا عورتوں میں فرق ہے؟

مہ پارہ صاحبہ نے بتایا ایک لاکھ لوگوں میں سے دو تین کو ہوتی ہے اور Male میں زیادہ ہے لیکن کوئی خاص فرق نہیں ہے دوسرا ہمیں اس کی وجوہات کا بھی علم نہیں ہے۔ ریسرچ ہوئی تھی لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوسکی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا Causes پتا ہوں تو علاج آسان ہو جاتا ہے یہ Conventional Treatment کیا ہے؟ ہومیوپیتھک، ایلوپیتھک، ہومیوپیتھک یا آئیور ویدک ہے۔

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا جب تشخیص کے بعد Survival کچھ مہینوں کی ہی رہ جاتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ Conventional سے مراد ایلوپیتھک کنونشن مراد ہے۔ ہومیوپیتھک Claim کرتی ہے کہ ٹیومر کو Dissolve کرتی ہے۔

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا آج تک اس بارہ میں کوئی سٹڈی نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سٹڈی کریں کہ کیسے علاج کرتے ہیں۔ وہ کون سی نئی ماڈرن ٹیکنالوجی علاج ہے جو آپ کرنے لگی ہو۔

مہ پارہ صاحبہ نے بتایا کہ ایک سپیشل Needle ہے جسے باہر سے اندر ڈالتے ہیں اور اس کا ٹمپریچر 50 ڈگری تک کرتے ہیں اس سے ٹیومر کے سیل مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا کہ اگر وہ ٹیومر کہیں اندر ہو تو؟ اس پر مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ ایک خاص سوئی کو اندر داخل کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ Malignant ہو تو اور جگہ تو نہیں پھیل جاتا۔ مہ پارہ نے عرض کیا کہ ٹیومر سیلز پہلے ہی (Penetrate) ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اس کے رزلٹس کیا آئے ہیں؟

مہ پارہ صاحبہ نے بتایا اس کے رزلٹس مثبت ہیں، گیزن میں جہاں میں پڑھتی ہوں، وہاں تین مریضوں پر اس کو آزمایا گیا۔ اس سے ان کی لائف کی میعاد بڑھ گئی تھی، ان کے ٹیومر سکڑ گئے تھے، لیکن وہ تینوں فوت ہو گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے ایک بادشاہ کے گھوڑے کی مثال سنائی کہ ایک بادشاہ کا گھوڑا تھا جو اس کا بہت لاڈلا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا، اونچی اونچی سانسیں لینے لگا، مرنے لگا تو اس نے حکیموں کو بلایا۔ سب نے کہا یہ مرنے والا ہے۔ بادشاہ نے ان کو خوب جوتیاں ماریں۔ پھر ایک اور حکیم کو بلایا۔ اس نے باقیوں کا حال دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت آپ کا گھوڑا پُرسکون ہوگیا ہے۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اب یہ آرام سے سویا رہے گا۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ مر گیا ہے۔ اس نے کہا یہ آپ کہہ رہے ہیں میں نہیں کہہ رہا۔ یہ آپ کی ریسرچ کے نتائج ہیں کہ بہت اچھے آئے اور تینوں مریض پُرسکون ہوکر مر گئے۔

ایک طالبہ نے Uterus کے بارے میں سوال کیا کہ کئی عورتوں کا پیدائشی طور پر Uterus نہیں ہوتا یا صحیح کام نہیں کرتا۔ دو سال پہلے بعض ڈاکٹرز نے کامیاب تجربہ کیا تھا کہ ان کی ماؤں کا Uterus لے کر انہیں Transplant کر دیا۔ کیا احمدی عورت یہ کرسکتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجربہ کامیاب رہا؟ اگر جسم نے قبول کرلیا تو ٹھیک ہے۔ مثلاً اگر ماں کا کیا تو کیا وہ ماں اتنی بوڑھی تو نہیں کہ جس کو Transplant کیا ہے وہ Conceive ہی نہ کرسکے۔ جب جسم اسے قبول کرلیتا ہے تو وہ جسم کا حصہ بن جاتا ہے۔ میرے نزدیک تو یہ گردہ کی تبدیلی کی طرح ہی ہے۔ جس بچے کی پیدائش ہو رہی ہے وہ میاں بیوی کے Male اور Female Cell سے ہے تو ٹھیک ہے۔ جو لوگ کسی اور مرد کا Sperm لے کر ڈالتے ہیں وہ غلط ہے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کیا کیموتھراپی،

Hyperthermia کے ساتھ بہتر کام کرتی ہے۔ جبکہ ان کے درمیان کوئی کنکشن نہیں ہے؟ مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا Hyperthermia سے خلیے کمزور ہوجاتے ہیں پھر Chemotherapy بہتر ہو جاتی ہے۔ Hyperthermia سے Chemotherapy کی ضرورت کم ہوتی ہے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اگر کیموتھراپی کو جڑی بوٹیوں کے ساتھ ملا کے علاج کیا جائے تو اچھا علاج ہوسکتا ہے؟

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا کہ اس پر انہوں نے کوئی ریسرچ نہیں کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس پر آپ ریسرچ کرلو۔

اس طالبہ نے مزید سوال کیا ایلوپیتھک علاج کس حد تک کرنا چاہیۓ جبکہ اس کے سائیڈ ایفیکٹس بھی بہت زیادہ ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک ڈاکٹر کہتا ہے کرتے جاؤ۔ طالبہ نے مزید عرض کیا کہ حضور ڈاکٹر تو پیسے کمانے کے لئے کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر یہ احساس ہو کہ ڈاکٹر پیسے بنانے کے لئے کر رہا ہے تو نہ کراؤ۔ بعض یورپین ملکوں میں ایشین لوگوں کو لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے رکھا ہوا ہے۔ جب کچھ سمجھ نہ آئے تو پین کلرز دے دیتے ہیں۔ دوسرے علاج بھی ساتھ ساتھ کر لینے چاہئیں۔ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار تھے۔ انہوں نے پہلے دیسی دوائی کھائی پھر ایلوپیتھک پھر ہومیوپیتھک کھائی۔ کسی بے تکلف دوست نے کہا کہ آپ نے تینوں کھالی ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ تو علاج ہے یہ خدا نہیں ہیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ نے کس میں شفا رکھی ہے اس لئے میں نے تینوں کھالی ہیں۔

حجاب پر مضمون

اس کے بعد ایک دوسری طالبہ نے اپنا ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس کا عنوان تھا، Discuss of Head Scarf from the pedgogical point of view یعنی تعلیمی میدان میں حجاب کی بحث۔ گزشتہ دس سال سے زیادہ عرصہ سے جرمنی میں ان مسلمان عورتوں کے سر کے حجاب پر پابندی ہے جو پبلک سروسز یعنی تعلیم اور وکالت وغیرہ سے وابستہ ہیں۔ اس کی وجہ دین مخالف سیاستدانوں کے بیانات تھے۔ نیز بحث کے وقت تمام فریقین کی بات نہیں سنی جاتی تھی اور یکطرفہ مہم دین کے حکم کے خلاف چلائی جاتی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ اس بحث کا رخ پلٹا اور دین کے خلاف پھیلائے جانے والے نظریات کو تبدیل کیا گیا اور جنوری 2015ء میں جرمنی میں کورٹ نے، سوائے ٹیچرز کے باقی مسلمان عورتوں کے لئے حجاب کا Ban ختم کردیا ہے۔ اس کا بہت سارے روشن خیال سیاستدانوں نے خیر مقدم کیا اور اسے جمہوریت اور مساوات کے عین مطابق قرار دیا۔

حضور اقدس نے اس بچی کو فرمایا کہ آپ نے اتنی تیز پڑھا ہے کہ پتہ نہیں سمجھ بھی آئی ہے کسی کو یا نہیں؟

سوال و جواب

ایک طالبہ نے سوال کیا ہمیں کن موضوعات پر اپنے Thesis لکھنے چاہئیں جن میں یورپین معاشرے کی کمزوریوں کی نشاندہی ہو؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اصل چیز Morals ہیں، اس کی Defination مختلف ہے۔ مثلاً یورپ میں یہ اخلاق سمجھا جاتا ہے کہ مرد اور عورت اپنی مرضی سے بغیر شادی کے تعلق قائم کرلیں تو کوئی پکڑ نہیں۔ اگر زبردستی کا تعلق ہو تو پکڑ لیتے ہیں۔ دین کہتا ہے کہ تمہاری اخلاق کی یہ تعریف غلط ہے، ایک طریقہ ہے ہر چیز کا، شادی کروتو سکینت پیدا ہوگی۔ شادی کے ساتھ تعلقات قائم کرو۔ نسل پیدا کرو۔ پھر اس طرح پارلیمینٹیں تو Homosexuality کے بارے میں قانون پاس کردیتی ہیں جبکہ اسلام اور بائبل یہ بھی کہتی ہے کہ یہ غلط ہے اور قرآن کریم میں یہ لکھا ہے کہ اس وجہ سے ایک قوم پر عذاب آیا تھا۔ اس طرح کے آپ عنوان نکال سکتی ہیں۔ آپ لوگوں کے زرخیز ذہن ہیں۔ باقی رہ گیا حجاب کا تعلق تو ابھی یہاں بیان کیا تھا کہ مسلمان عورتیں کہتی ہیں کہ حجاب اپنے مذہب کی اطاعت میں پہنتی ہیں؟ دین یہ نہیں کہتا کہ آنکھیں بند کرکے اطاعت کرو۔ صرف ایک بات پہ آنکھیں بند کرکے ایمان لانا ہے وہ اللہ پہ ایمان ہے اور غیب پہ ایمان ہے اور وہ اس لئے کہ پھر جب آہستہ آہستہ ایمان بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پھر اپنا اظہار بھی خود ہی کرے گا۔ پردہ کا حکم جو آیا ہے یہ اپنی شناخت کے اظہار کے لئے آیا ہے، اس سے عموماً جو شرفاء ہیں وہ حجاب کو دیکھ کے احتیاط کرتے ہیں۔ دین نے صرف یہ نہیں کہا کہ اپنا سر ڈھانک لو بلکہ اس کی حکمت بھی بتائی کہ تاکہ تم غیروں سے پہنچنے والے نقصان سے بچ سکو۔ اس نقصان سے بچنے کے لئے تمہیں مرد اور عورت کے درمیان ایک بیریئر رکھنا چاہیۓ۔

ایک طالبہ نے عرض کیا بعض عورتیں جو ٹیچر بن رہی تھیں انہوں نے یہ دلیل دی تھی کہ لوگ کہتے ہیں کہ مجھے میرا مذہب کہتا ہے کہ قربانی کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر یہ کہو کہ قربانی کررہی ہیں تو وہ کہہ دیں گے کہ تم سے تمہارا مذہب قربانی مانگتا ہے۔ مرد سے کیوں نہیں مانگتا۔ بہت سے لوگ تم سے ہمدردی کریں گے۔ تم ان کو بتاؤ کہ کیا فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن میں پردے کا حکم دیا اس میں پہلے مردوں کو کہا کہ نظریں نیچی رکھو۔ بہت سی یورپین عورتیں جو جو ہمارے جلسے پہ آتی ہیں۔ جیسے UK جلسے پہ ایک Journalist آئی تھی۔ سارا دن اس نے عورتوں کی مارکی میں گزارا۔ پہلے وہ کہتی تھی کہ یہ Segregation کیا ہے؟ پھر سارا دن گزارنے کے بعد شام کو کہ اس نے کہا کہ میں زیادہ آزادی سے رہی ہوں۔ مجھے پتہ لگا کہ مردوں کی نظروں سے بچی رہی ہوں جو غلط نظریں ڈالتے ہیں۔ میں اپنی شناخت کے ساتھ رہی ہوں۔ یہاں سب عورتیں ہی کام کر رہی تھیں۔ عورت کی ایک Value ہے اور یہ دین ہی اس کو بتاتا ہے۔

اس پر ایک طالبہ نے عرض کیا اس معاشرہ میں وہ کہتے ہیں کہ آپ سارا دن گھر میں جو مرضی پہنو پر سکول میں آکر حجاب نہ لو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سکول میں جو یونیفارم ہے پہن لو مگر ان کو کہو کہ مجھے عادت ہے کہ میں سر پہ حجاب پہنتی ہوں۔ بعض یورپین بوڑھی عورتیں ابھی بھی سر ڈھانپتی ہیں۔ سردیوں میں سکارف کے علاوہ گلے میں مفلر بھی ڈال لیتی ہیں۔ مثلاً آپ ایک ریسرچ کررہی ہو تو اس کے لئے ایک سپیشل Cap پہننی پڑتی ہے تو پہن لو۔ مگر جب اس کمرے سے باہر آؤ تو پھر مناسب لباس ہونا چاہیۓ۔ اصل چیز ہے حیا عورت کو حیا رکھنی چاہیۓ تاکہ وہ اپنی عزت کو محفوظ رکھ سکے۔ یہاں حیا نہیں اس لئے بہت بڑی Percentage شادی سے پہلے غلط کاموں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ ہم صرف قربانی نہیں کررہے۔ ہاں تم یہ کہہ سکتی ہو کہ چونکہ میرا مذہب مجھے ایسا کرنے کا حکم دیتا ہے اس لئے میں برداشت نہیں کرسکتی کہ اس سے ہٹ کر عمل کروں، لیکن قربانی کا لفظ ٹھیک نہیں ہے۔ اگر تم قربانی کا لفظ استعمال کروگی تو پھر غیر لوگ اعتراض کریں گے۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا قرآن کریم میں پردے کی متعدد آیات ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سمعنا واطعنا مگر یہاں لوگ کہتے ہیں پردے کا حکم ہے پہلے میں اس حکم کو سمجھوں گی پھر عمل کروں گی۔ ان لوگوں کو کیسے سمجھانا چاہیۓ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا انہیں کہنا چاہیۓ کہ سمجھو، لیکن سمجھنے کے لئے اپنا ذہن خالی کرو۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا مردوں کا اعتبار نہ کرو یہ اس طرح ہے کہ کسی کتے کے آگے روٹی ڈال دو اور اسے کہو کہ نہ کھائے۔ جب تم بے پردہ ہو تو مردوں کی کیا گارنٹی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہی فرمایا ہے کہ تم کہتے ہو کہ پردہ نہیں ہونا چاہیۓ۔ چلو میں مان لیتا ہوں مگر کیا تم اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہو کہ مرد غلط نظر سے نہیں دیکھے گا؟ کیا تم گارنٹی دے سکتی ہو؟ اس پر طالبہ نے کہا نہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پردہ سے عزت اور وقار قائم ہوتا ہے۔ میں نے عموماً دیکھا ہے کہ لوگ باپردہ عورتوں کی عزت کرتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا الحیاء من الایمان، یعنی حیا ایمان کا حصہ ہے اور عورت کی حیا یہی ہے کہ وہ اپنی عزت کو محفوظ رکھے۔ اس سے پہلے کہ اس پر الزام لگیں، اس پر انگلیاں اٹھیں، وہ اپنا وقار قائم رکھے اور بلاوجہ کی لڑکوں سے دوستیاں نہ کرے۔ ٹھیک ہے یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں، ریسرچ کرتے ہیں وہاں لڑکوں سے بات بھی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اسی ماحول میں رہ کر وقار سے بات کریں اور اس ماحول سے نکل کر ٹک شاپ میں ریسٹورنٹس میں ملنا اور ریسرچ کے علاوہ باتیں کرنا کسی طرح مناسب نہیں۔ (دین) اسی لئے کہتا ہے کہ تم وقار سے بات کرو، تاکہ مردوں کو پتا چل جائے کہ میں اس سے فری ہوکر کوئی غلط کام نہیں کروا سکتا۔ اصل چیز جو (دین) کہتا ہے وہ جذبات کا کنٹرول ہے۔ اس کا مردوں کو بھی حکم ہے، عورتوں کو بھی حکم ہے۔ لیکن عورتیں کمزور ہوتی ہیں اور بعض دفعہ مردوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آجاتی ہیں، اس لئے ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنا ایک بیریئر قائم کرو اور بیریئر کے لئے ظاہری اظہار حجاب اور پردہ کا ہے۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا حضور! اتنی دیر ہوگئی ہے آپ ہمبرگ تشریف نہیں لائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کیا وہاں کی عورتیں سو فیصد پردہ کرنے لگ گئی ہیں۔ جب موقع ہوگا تو ضرور آئیں گے۔ بعض لوگ پردے کے معاملے میں Extreme حد تک جاتے ہیں۔ میں نے آگے بھی ایک مثال دی تھی کہ ایک تصویر آئی تھی کہ کار پہ شٹل کاک برقعہ چڑھایا ہوا ہے اور لکھا ہے طالبان نے عورتوں کو کار ڈرائیونگ کی اجازت دی ہے۔ دین میانہ روی کا مذہب ہے۔ درمیان میں رہو۔

ایک طالبہ نے سوال کیا اگر یاجوج ماجوج سے مراد امریکہ اور روس ہیں تو ان کے درمیان جو نفرتیں ہیں اس کی کیا بنیاد ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر وہ دین کو برباد کرنے کی کوشش کررہے ہیں تو وہ ہی ہیں۔ ہر وہ طاقت جو دین کو ختم کرنا چاہتی ہے وہ یاجوج ماجوج ہے۔

ایک اور لجنہ کی ممبر نے سوال کیا میری پروفیسر کہتی ہے کہ یہ حدیث کہ 72 فرقے غلط ہوں گے اور ایک صحیح ہے۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک حدیث اگر صحاح ستہ میں نہیں بھی آئی اور وہ حدیث پوری ہوگئی تو وہ ضعیف نہیں ہے۔ سنیوں میں 35،34 فرقے ہیں، اتنے ہی شیعوں میں بھی ہیں، ٹھیک ہے ان کی آگے بھی تقسیم ہوگئی ہے۔ لوگ اس کو مانتے ہیں۔ گزشتہ دنوں کسی نے مجھے لطیفہ دکھایا کہ ایک آدمی خودکشی کرنے کے لئے دریا میں چھلانگ لگانے لگتا ہے تو دوسرا آدمی اسے بچالیتا ہے۔ بچانے والا آدمی اس سے پوچھتا ہے کہ تم کس فرقہ سے ہو، وہ بتاتا ہے، وہ پھر پوچھتا ہے اس کی کس شاخ سے ہو، وہ بتاتا ہے تو دونوں ایک ہی فرقے کی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد وہ مزید پوچھتا ہے تم فلاں مسجد جاتے ہو یا دوسری مسجد۔ وہ دوسری مسجد میں جاتا تھا تو بچانے والے نے اسے دھکا دے دیا کہ تم کافر ہو۔ فرقے گننا ان کا کام ہے جو کہتے ہیں کہ نہیں ہیں، ہم تو مانتے ہیں کہ یہ فرقے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ چاند سورج

گرہن کی حدیث ضعیف ہے۔ مگر جب ثابت ہوگئی تو ضعیف نہیں۔ کوئی ایک جماعت کا نام لے دیں جو ساری دنیا میں ایک لیڈر کے تحت اپنے آپ کو جماعت کہتی ہو۔ جماعت الدعوۃ کہتی ہے مگر وہ ایک ملک میں ہے۔ لیکن صرف جماعت احمدیہ ہے کہ کہیں چلے جاؤ۔ افریقہ میں، یورپ میں، فار ایسٹ میں، آسٹریلیا میں، ساؤتھ امریکہ میں۔ جماعت ایک ہی ہے، باقی نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ تمہارا کام دعوت الی اللہ کرنا ہے پیغام پہنچاؤ، ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔

موصوفہ نے مزید عرض کیا کہ جماعت کس طرح چیک کرتی ہے کہ یہ حدیث ٹھیک ہے یا نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے ہمیں ہدایت کے لئے تین ذرائع قرآن، حدیث اور سنت بتائے ہیں۔ وہ حدیثیں جو قرآن اور سنت کے منافی ہیں وہ غلط ہیں۔ حدیثیں بعد میں جمع ہوئیں۔ جو قرآن کے خلاف نہ ہوں۔ وہ صحیح ہیں۔ چھ حدیثوں کی کتابیں، صحاح ستہ جو ہیں وہ بہرحال مستند ہیں۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا دین نے مرد کو دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کی اجازت دی ہے۔ بعض مرد چھپ کے دوسری شادی کرتے ہیں کئی سال بعد دوسری شادی کا پتہ چلتا ہے تو کیا ایسی شادی کو بھی سنت کا نام دیا جاسکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ حکم جنگ کی صورت میں تھا یا ایسی صورت میں کہ عورتیں زیادہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے مرد کی دو تین ضروریات بتائی ہیں۔ جس کی وجہ سے شادی جائز ہے۔ لیکن ساتھ فرمایا کہ تم انصاف کرو اور سوسائٹی میں اس کا اعلان کرو۔ اگر کوئی چھپ کے شادی کرتا ہے تو غلط کرتا ہے۔ لیکن اس شادی میں اگر کوئی مرد گناہ گار ہے تو عورتیں بھی ملوث ہیں۔ اگر عورت کو پتا ہے کہ یہ پہلے سے شادی شدہ ہے اور وہ اس سے تعلق قائم کرکے شادی کرتی ہے تو وہ بھی اتنی ہی گناہ گار ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ پہ رشتہ نہ بھیجو۔ عورت عورت پہ ظلم نہ کرے اور یہ ظلم ہے عورت پر کہ اس کے خاوند کو بہلا پھسلا کر سبز باغ دکھا کر رام کرلیتی ہیں۔ مرد دوسری شادی اولاد کی خاطر اور دینی ضروریات کے لئے کرسکتا ہے۔ مگر پہلے افیئر چلائے۔ پھر شادیاں کرے۔ یہ غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی سختی سے تردید فرمائی ہے۔ دین اس کی نفی کرتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ ساروں سے انصاف بھی کرو اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ برابر کا سلوک کرو۔ ان کے حقوق بھی ادا کرو۔ یہ نہیں کہ پہلی بیوی سے تین بچے ہیں تو دوسری بیوی کرلی اور پہلی کی خبر ہی نہیں۔

اس پر سوال کرنے والی طالبہ نے پوچھا اس میں پہلی بیوی کی رضامندی کس حد تک ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا انصاف کرو برابر کا سلوک کرو۔ پہلی بیوی کو بتانا ضروری ہے۔ اس سے اجازت لینے کا نہیں لکھا ہوا۔

طالبات کی یہ کلاس آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 26 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں آمین کی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔

عزیزم اسامہ چوہدری، عزیزم مونس احمد، لبید احمد، فاران خواجہ، سفیر عالم سوہل، مفلح روحان خالد، انصار احمد، شاہ زیب قریشی، نعمان احمد مظفر، تمثیل احمد ارسلان، عزیزم قویم احمد کاشف، لبید احمد، اسد عمران مرزا، اطہر احمد، شہریار ملک، عزیزم احسان احمد طاہر

عزیزہ ماریہ حفیظ، عزیزہ عروسہ شاہ، امۃ المصور نائلہ، عزیزہ علیشہ احمد، عزیزہ نمود سحر رانا، عزیزہ صوفیہ ناز، عزیزہ ثنائزہ خان، عزیزہ شازیہ سعید باجوہ، عزیزہ عائشہ احمد، عزیزہ ہیشا ذکاء

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

چھالے

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

"اعصابی رگوں کے ساتھ ساتھ جلد پر چھالے اور سوزش پائے جاتے ہیں۔ یہ چھالے چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں، اس وجہ سے بہت خطرناک اور بہت گہرے اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ اگر آنکھوں کے قریب چہرے کے اعصاب پر ہوں تو مریض اندھا بھی ہوسکتا ہے۔ اگر صرف ایک ہی طرف اثر ہو تو ایک آنکھ ضائع ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس کا فوری علاج ضروری ہے۔ عام طور پر آرسینک، لیڈم اور لیکسس کا نسخہ مفید ہے۔ اگر بے چینی نہ ہو تو آرنیکا، لیکسس اور لیڈم فوری طور پر دیں اگر ان دونوں نسخوں سے فرق نہ پڑے تو پھر کینتھرس کے استعمال میں تاخیر نہ کریں۔ اگر چھالے بڑے بڑے ہوں تو رسٹاکس بھی اس تکلیف میں بہت مفید ثابت ہو گی۔ رسٹاکس کے مقابل پر کینتھرس کے مریض کو بے چینی بہت زیادہ ہوتی ہے جو آرسینک سے مشابہ ہے۔ کینتھرس کے چھالوں کا رنگ تیزی سے بدلتا ہے اور اردگرد کی ساری جلد سیاہی مائل ہو جاتی ہے اور چہرے پر گینگرین کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ اس کیفیت میں بلا تاخیر کینتھرس دینی چاہئے"۔ (صفحہ:230)

تحریر: شیخ عزیز .... ترجمہ: عاصم جمالی

نہ جنگ، نہ امن

یہ حقیقت کہ ذوالفقار علی بھٹو ایک سیاسی صلاحیتوں کی مالک شخصیت تھے جو ایک بات سے کئی فوائد حاصل کرنے والی تھی، جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے لیکن وہ تمام فیصلے جو موصوف کرتے تھے انہیں دانشمندانہ نہیں کہا جاسکتا۔ کچھ فیصلے فی الواقعہ بھٹو کے گلے کا ہار بن گئے جنہوں نے اس کی زندگی کو معرض خطر میں ڈال دیا۔ ایسے ہی فیصلوں میں سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینا تھا جسے بھٹو نے مذہبی جماعتوں کے اصرار پر لاگو کیا تھا۔ اس کا ماحصل جماعت احمدیہ کی ناراضگی تھی۔

جب قومی اسمبلی نے 6 ستمبر 1974ء کو اس پر قرارداد (بل) جاری کردی تو بھٹو نے اپنے قریبی ساتھیوں کو بلا بھیجا۔ جن میں عبدالحفیظ پیرزادہ، مولانا کوثر نیازی اور رفیع رضا شامل تھے اور ان سے اس فیصلے کے ممکنہ مضمرات کے بارے میں دریافت کیا۔ جیسا کہ مولانا کوثر نیازی نے بعد میں فروری 1987ء میں اس بات کا تذکرہ کیا کہ احمدیوں کے بارے میں فیصلہ مولویوں کو مطمئن کردے گا جو اس فیصلے کا مطالبہ کررہے تھے۔ اس بارے میں وہ برتری حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ان کی سوچ یہ تھی کہ پھرتی سے انتخاب کرواکے وہ مولویوں کو اپنے حق میں کرلیں گے۔

اس بحث مباحثے نے بہت طول کھینچا۔ شاید بھٹو یہ چاہتے تھے اور یہی فرض کر بیٹھے تھے کہ انہیں انتخابات کو فوری طور پر کروانے کے بارے میں کوئی صاف صاف تجویز دی جائے گی۔ جو ان کے لئے ثمر مند ہوگی۔ بقول مولانا نیازی انہوں نے انتخابات کروانے کی مخالفت کی تھی لیکن حفیظ پیرزادہ نے بھٹو کی تجویز کی حمایت کی تھی اور اسے ایک راست اقدام قرار دیا تھا۔ جس سے بھٹو خوش ہوگئے تھے۔ اس اجلاس کا اختتام اس معاہدے پر ہوا کہ انتخابات فوری طور پر نہ کروائے جائیں لیکن بھٹو اب بھی مقررہ میعاد سے قبل ہی انتخاب کروانے پر بضد تھے۔

کیبنٹ نے اپنی معمول کی کارروائی جاری رکھی لیکن ایسے لگتا ہے کہ بھٹو انتخابات کروانے کے منصوبے میں الجھ کر رہ گئے تھے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ اور بھی بہت سے نازک مسائل تھے جیسے کہ:

پاکستان کے تعلقات کو عالمی سطح پر فروغ دینا، مختلف النوع مدوں میں وسائل کا اہتمام اور ملک کی مسلح افواج کو اسلحہ اور نئی ٹیکنالوجی سے لیس کرنا۔

6 اکتوبر 1973ء کو عالم اسلام اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں عرب اور اسرائیل کی جنگ سے کشیدگی بڑھ گئی تھی۔ عالم عرب کی تیل برآمد کرنے والی قوموں نے فیصلہ کیا کہ تیل کو بطور ایک طاقت اور ہتھکنڈے کے استعمال کیا جائے تاکہ امریکہ کی اسرائیل کی مسلسل حمایت کی پالیسی کا مقابلہ کیا جاسکے۔ عالم عرب سے نکلنے والے تیل کی پیداوار کو پانچ فیصد کم کردیا گیا۔ جس کی وجہ سے پٹرول کی قیمتوں میں چار ڈالر فی بیرل سے لے کر بارہ ڈالر تک فی بیرل اضافہ ہوگیا۔ وہ صنعتی اقوام جن کی نشوونما کا انحصار عالم عرب کے تیل پر تھا، بے آسرا ہوکر رہ گئیں اور انہوں نے اس کے متبادل ذرائع کے بارے میں سوچنا شروع کردیا۔

شاہ ایران نے بھی اگلے اقدامات کو بہت غیر موافق محسوس کیا۔ مغربی دنیا نے شاہ ایران کی پریشانی (جو تیل کی رسد کی حفاظت کے بارے میں تھی) کا ساتھ دیا۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے تیل کی برآمد بحفاظت ہوتی رہے امریکہ نے ایک Rapid Deployment Force کو بنانے کا منصوبہ بنایا جس سے مطلب یہ تھا کہ ایسی متحرک فوج بنائی جائے جس کے تمام یونٹ اس کی مسلح افواج میں سے ہوں جو کسی وقت کسی بھی مقام پر دھاوا بول سکیں۔

پاکستانی عوام نے امریکی اور اسرائیلی اقدام کی مذمت کی اور عالم عرب کی حمایت کی۔ کچھ جماعتوں نے یہ بھی مطالبہ کر ڈالا کہ عرب اقوام تیل کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کریں تاکہ فلسطینیوں کو بقا کا حق حاصل ہوجائے۔ جو کچھ کہ مشرق وسطی میں ہوا تھا اس کے رد عمل میں بھٹو کو بہت محتاط ہونا چاہئے تھا۔ اس دوران جب اس نے عالم عرب کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ "نہ جنگ، نہ امن" کی راہ جو عالمی طاقتوں نے اپنا رکھی ہے اسے ختم کردینا چاہئے۔

پابندیوں کے حالات کے دوران عالم عرب کے لئے بھٹو نے ان کے لئے مکمل حمایت کا وعدہ کیا۔ یہ اس لئے نہیں تھا کہ عرب مسلمان ہیں بلکہ اس وجہ سے تھا کہ فلسطینیوں کا جائز اور حق بجانب مؤقف ہے۔ جلد ہی عالمی برادری نے مشرق وسطی کی سنگین صورتحال کو محسوس کیا اور لڑائی میں ملوث فریقین کو الگ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہ مسئلہ ایسے ہی بھڑک اٹھنے والا رہا جیسا کہ ہمیشہ سے چلا آرہا تھا۔

بھٹو چاہتے تھے کہ اس معاملے میں جیسے بھی ہو کوئی کردار ادا کریں۔ لیکن پاکستان کو اس میں نقصان اٹھانا پڑا۔ جب 25 مارچ 1975ء کو سعودی عرب کے شاہ فیصل کو قتل کردیا گیا اور ان کی جگہ شاہ خالد کو جانشین بنایا گیا۔ شاہ خالد نے 1976ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران مشرق وسطی اور فلسطین کے مسائل زیر بحث لائے گئے لیکن اس میں کوئی پیش رفت نہ ہوئی کیونکہ امریکہ نے عرب ریاستوں سے امن کے لئے بیچ بچاؤ کی الگ سے پالیسی شروع کردی تھی۔

(انگریزی "روزنامہ ڈان" لاہور مورخہ 5 مئی 2013ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

رپورٹ عشرہ وصیت

❁ مکرم ساجد منور صاحب سیکرٹری وصایا احمد نگر تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ وصیت جماعت احمدیہ احمد نگر کو مورخہ 15 تا 24 مئی عشرہ وصیت منانے کی توفیق ملی۔ عشرہ کا آغاز انفرادی نماز تہجد سے کیا گیا۔ اس دوران بیت الذکر میں نظام وصیت پر متعدد دروس دیئے گئے۔ اس عشرہ کے اختتام پر مورخہ 25 مئی کو ایک سیمینار بعنوان نظام وصیت نظام خلافت منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترم چوہدری نصیر احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم محمد افضل فہیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے بعنوان قدرت ثانیہ کا آغاز اور واقعات کی روشنی میں کی۔ دوسری تقریر مکرم مرزا شکیل احمد صاحب مربی سلسلہ احمد نگر نے خلافت احمدیہ میں رونما ہونے والے اہم واقعات کے عنوان پر کی۔ ایک نظم کے بعد صدر مجلس نے اپنی تقریر سے قبل معاونین سیکرٹری وصایا کو بہترین کارکردگی پر انعامات سے نوازا اور نظام وصیت نظام خلافت کے موضوع پر تمام حاضرین کو ایمان افروز واقعات سنائے۔ تقریر کے بعد شاملین سیمینار نے خلافت جوبلی کا عہد دہرایا۔ پروگرام کے آخر پر مکرم احمد علی صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی کی دعا سے اس سیمینار کا اختتام ہوا۔ اس سیمینار میں 225 افراد شامل ہوئے۔

حضور انور کی قبولیتِ دعا کی برکت

عشرہ سے قبل حضور انور کی خدمت اقدس میں نظام وصیت میں شامل ہونے کے لئے 43 نئے موصیان بننے کیلئے درخواست دعا کی گئی تھی۔ عشرہ کے اختتام پر مورخہ 25 مئی کی صبح کو خاکسار نے جب عشرہ کے دوران نئے شامل ہونے والے موصیان کے فارم گنے تو خاکسار حیران رہ گیا کہ حضرت صاحب کی دعا سے واقعی فائل سے پورے 43 فارم پُر کئے ہوئے نکلے اسی روز ایک اور فیکس حضور انور کی خدمت میں آپ کی قبولیت دعا کی لکھی اور عرض کی کہ حضور آج شام کو سیمینار ہونا ہے دعا کریں کہ شام تک کچھ مزید افراد نظام وصیت میں شامل ہو جائیں۔ اسی وقت حضور انور کو فیکس کروادی گئی اور خود افراد جماعت کو انفرادی تحریک کے لئے گھر سے نکل پڑا۔ چند گھنٹوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مزید 7 افراد اس بابرکت نظام میں شامل ہو گئے۔ اس طرح سیمینار کے وقت تک حضور انور کی دعاؤں سے کل 50 افراد اس مبارک نظام میں شامل ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

❁ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ ونگ میں سب انجینئر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر ٹیکنیکل، اسسٹنٹ ڈائریکٹر انویسٹی گیشن، ڈرافٹسمین، اسسٹنٹ سب انسپکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر جبکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں کنسلٹنٹ ٹی بی اینڈ چیسٹ سپیشلسٹ اور اسسٹنٹ پروفیسر پیڈی ایٹرک ای این ٹی کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں:

www.ppsc.gop.pk

❁ پاکستان کونسل آف رینیو ایبل انرجی ٹیکنالوجیز، اسلام آباد کو ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)، ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)، پرنسپل ٹیکنیشن/فیلڈ آفیسر، اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری، سینئر ٹیکنیشن، اسسٹنٹ، یو ڈی سی، ایل ڈی سی، پروجیکشنسٹ، اردو ٹائپسٹ (فی میل)، اسسٹنٹ فوٹوگرافر، ڈرائیور اور لیب اٹینڈنٹ کی عارضی آسامیوں (قابل توسیع) پر بھرتی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

❁ آفس آف دی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، سیالکوٹ میں سٹینوگرافر، کیئر ٹیکر، ڈیٹا انٹری آپریٹر اور چوکیدار کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات اور فارم حاصل کرنے کے لئے وزٹ کریں:

www.nts.org.pk

❁ PCSIR لیبارٹریز کمپلیکس، لاہور (منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، گورنمنٹ آف پاکستان) کو ایک سالہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر جونیئر ٹیکنیکل آفیسر اور سینئر ٹیکنیشن کی ضرورت ہے۔

❁ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کو اسسٹنٹ (BS - 14)، سٹور کیپر (BS-8)، جونیئر کلرک (BS-7) اور لائبریری اٹینڈنٹ (BS-5) کی خالی آسامیوں کے لئے معذور افراد کے کوٹہ پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

❁ یونیورسٹی آف گجرات، حافظ حیات کیمپس گجرات کو پرنسپل یونیورسٹیز کنسلٹنٹ کالجز/سٹی کیمپس، ڈائریکٹر (ورکس)، ڈائریکٹر (پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ)، ڈائریکٹر (پرچیز)، ایڈیشنل رجسٹرار، ایڈیشنل کنٹرولر آف ایگزیمینیشن، چیف لائبریرین، ڈائریکٹر (انفارمیشن ٹیکنالوجی سروسز)، ڈپٹی ڈائریکٹر (کوالٹی انہانسمنٹ سیل)، سینئر سٹاف آفیسر ٹو وائس چانسلر/سیکرٹری، سینئر ایڈیٹر، ایف ایم مینیجر، پروٹوکول آفیسر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (کوالٹی انہانسمنٹ سیل)، ڈیٹا اینالسٹ، لائبریری کلاسیفائر کیٹلاگر/لائبریرین، میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجسٹ، اسسٹنٹ انجینئر (الیکٹریکل/سول) پبلیکیشن آفیسر اور مشین مین کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں www.uog.edu.pk۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جون 2015ء ہے۔ درخواست فارم یونیورسٹی کے آفس آف دی رجسٹرار (HR Section) کے علاوہ

http://uog.edu.pk/useful-downloads.html

سے ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

❁ پاکستان ریڈی میڈ گارمنٹس ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور نے PSDF کی مالی معاونت کے ساتھ ضلع لاہور، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال اور شیخوپورہ سے تعلق رکھنے والے خواتین و مرد حضرات کے لئے 3 سے 6 ماہ کے سرٹیفکیٹ کورسز میں مفت فنی تعلیم کا آغاز کیا ہے۔ دوران کورس 1500 روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ داخلہ کی آخری تاریخ 20 جون 2015ء ہے۔

❁ ہنرمندی روزگار کیلئے سال 2015 کے پروگرام کے تحت پنجاب گورنمنٹ، پنجاب سکلز ڈویلپمنٹ فنڈ اور انفنٹی انجینئرنگ پرائیویٹ لمیٹڈ کے اشتراک سے CNC مشین آپریٹر، فورجنگ شاپ آپریٹر، گیئر مینوفیکچرنگ مکینک، ہیٹ ٹریٹمنٹ، انسپکٹنگ اینڈ ٹسٹنگ برائے فورجنگ شاپ، شٹمینٹ اور PLC ٹریننگ کورسز میں داخلہ جاری ہیں۔ لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال، خانیوال، وہاڑی، بہاولنگر، بہاولپور، لودھراں، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان سے تعلق رکھنے والے 15 سال سے زائد عمر، پرائمری تا میٹرک پاس افراد داخلہ لینے کے اہل ہیں۔ دوران تعلیم یونیفارم، 1500 روپے ماہانہ وظیفہ اور کورس کی تکمیل پر کامیاب امیدواران کو انٹرنیشنل سرٹیفکیٹ فراہم کی جائے گی۔

❁ لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال، خانیوال، وہاڑی بہاولنگر، بہاولپور، لودھراں، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان سے تعلق رکھنے والے 15 سال سے زائد عمر افراد کے لئے NFRD ،UKaid اور PSDF کے اشتراک سے مفت فنی تعلیم و تربیت کا آغاز کر رہا ہے۔ گرافک ڈیزائنر، کمپیوٹر بزنس مینجمنٹ، کمپیوٹر نیٹ ورک ٹیکنیشن، ویب ڈیزائن اینڈ ڈویلپمنٹ، امپورٹ ایکسپورٹ پروسیجر، کوانٹٹی سرویئر، سول ڈرافٹسمین / آٹو کیڈ، الیکٹریکل وائرنگ اور موٹر وائنڈنگ کے کورسز میں داخلہ لینے والوں کو کتب، یونیفارم اور 1500 روپے ماہوار وظیفہ جبکہ کمپیوٹر ہارڈ ویئر ٹیکنیشن، یو پی ایس اینڈ جنریٹر ریپئر، جیم سٹون کٹنگ اینڈ پالشنگ، ایلومینیم فیبریکیٹر، میٹریل ٹیکنیشن، سیفٹی انسپکٹر، سٹیل فکسر کے کورسز میں داخلہ لینے والوں کو دیگر سہولیات کے ساتھ ساتھ مفت رہائش و خوراک بھی فراہم کی جائے گی۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 22 جون 2015ء ہے۔

❁ TUSDEC اپنے وسیع اور ماہرانہ تجربہ کی بنیاد پر PSDF کے تعاون سے شمسی توانائی کے شعبہ میں تین ماہ پر محیط فوٹو والٹکس (Photovoltaic) کا کورس کروا رہا ہے۔ ایسے افراد جن کا تعلق لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ یا نارووال سے ہو اور ٹریننگ حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں، وہ اپنی درخواستیں 23 جون 2015ء تک جمع کروائیں۔ منتخب درخواست گزار کو 1500 روپے ماہوار وظیفہ، کتب، بیگ اور یونیفارم بھی دیا جائے گا۔

❁ نیشنل کالج آف آرٹس لاہور PSDF کی مالی معاونت سے ضلع لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال، خانیوال، وہاڑی، بہاولنگر، بہاولپور، لودھراں، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے سیرامکس پروڈکٹ ڈیزائن، فرنیچر ڈیزائن، نان لینئر فلم ایڈیٹنگ (لیول II)، فوٹوگرافی، پروٹو ٹائپ ڈویلپمنٹ اور وڈ ورک کے کورسز کا آغاز کر رہا ہے۔ ہر طالب علم کو 1500 روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جون 2015ء ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 14 جون 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

☆..........☆..........☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

گوندل کے ساتھ پچاس سال
★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458, 0301-7979258, 6212758

بقیہ از صفحہ 2 سوال وجواب خطبات امام وقت

کو سامنے رکھتے ہوئے جو بھی اس پیشگوئی پر غور کرے اور آج کے قادیان کو بھی دیکھے جو ابھی گو بیاس تک تو نہیں پھیلا لیکن اللہ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے تو پھر بھی آج کے قادیان کو دیکھ کر ہی اس بات کو نشان قرار دے گا۔

س: جماعت کی ترقیات کا راز کیا ہے؟

ج: فرمایا! بنیادی چیز جسے ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے کہ سب ترقیوں کا راز یا ترقی کا حصہ بننے کا راز خدا تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے اور اس سے تعلق جوڑنے سے ہے۔ جہاں کسی نے خدا تعالیٰ کو چھوڑا وہاں خدا تعالیٰ بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہ اب صرف قادیان کی ترقی سے وابستہ نہیں بلکہ جماعت کی مجموعی ترقی بھی اس سے وابستہ ہے کہ اپنی (بیوت الذکر) کو چھوٹا کرتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کی امید رکھیں۔

س: تائیدات الٰہی کی بابت حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کا کیا وعدہ ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود کے متعلق خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی مدد اچانک آئے گی۔ تم آج قیاس نہیں کر سکتے کہ وہ مدد کب آئے گی۔ تم کل قیاس نہیں کر سکتے کہ وہ مدد کب آئے گی... تم تہجد کے لئے اٹھو گے تو تم خیال کر رہے ہو گے کہ ابھی منزل باقی ہے (پتا نہیں کتنی دور اور جانا ہے) صبح کی نماز پڑھ رہے ہو گے تو مصائب پر مصائب نظر آ رہے ہوں گے مگر جونہی سورج نظر آیا خدا تعالیٰ کی نصرت تمہارے پاس پہنچ جائے گی۔ پس اپنے ایمان کو مضبوط رکھیں خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑے رکھیں اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی کے لئے دعا بھی کرتے رہیں۔ سورج طلوع ہو گا اور ضرور ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی۔

س: حضور انور نے قبروں پر پھولوں کی چادر یا پھول چڑھانے کے ضمن میں کیا وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ بعض لوگ حضرت مسیح موعود کے مزار سے تبرک کے طور پر مٹی لے جاتے ہیں۔ بعض حضرت مسیح موعود کے مزار پر پھول چڑھا جاتے ہیں یہ سب لغو باتیں ہیں ان سے فائدہ کچھ نہیں ہوتا اور ایمان ضائع چلا جاتا ہے۔ ہاں دعائیں فائدہ دیتی ہیں جو کرنی چاہئیں۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ دفن ہوتے ہیں تو مٹی بن جاتے ہیں۔ یہ قانون قدرت ہے اور جب ایسی حالت ہو تو ظاہری پھولوں کی خوشبوؤں نے کسی کو کیا دینا ہے۔ کسی قسم کا مشرکانہ فعل قبروں پر جا کر نہیں کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی نہیں کرتے لیکن بعض دفعہ ایسی باتیں آتی ہیں کہ یہاں بھی بعض لوگ پھول وغیرہ چڑھاتے ہیں اور یہ بے مقصد فعل ہیں ہماری قبروں پہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

س: حضرت مسیح موعود کی دینی غیرت کے حوالہ سے خطبہ جمعہ میں کون سا واقعہ بیان ہوا ہے؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں آریوں نے لاہور میں ایک جلسہ کیا اور آپ سے خواہش کی کہ آپ بھی مضمون لکھیں جو وہاں پڑھا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم ان لوگوں کی عادت کو جانتے ہیں یہ ضرور گالیاں دیں گے اس لئے ہم ان کے کسی جلسہ میں حصہ نہیں لیتے آپ سے کہا گیا کہ آریوں کا رنگ بدل گیا ہے۔ آپ ضرور مضمون لکھیں اس سے (دین حق) کو بہت فائدہ ہو گا۔ حضرت مسیح موعود نے کراہت کے باوجود ان کی بات مان لی اور مضمون رقم فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو پڑھنے کے لئے لاہور بھیجا۔ میں بھی (ساتھ) گیا اور بھی بعض دوست گئے تھے وہاں حضرت مسیح موعود کا مضمون پڑھا گیا جس میں سب باتیں محبت اور پیار کی تھیں اس کے بعد ایک آریہ نے مضمون پڑھا جس میں وہ تمام گندے اعتراضات کئے گئے جو عیسائی اور آریہ کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے آج تک اپنی اس غفلت پر افسوس ہے (کہ) میرے ساتھ ایک اور صاحب بیٹھے تھے ٹھیک یاد نہیں کون تھے جب آریہ لیکچرار نے سخت کلامی شروع کی تو میں اٹھا اور میں نے کہا میں یہ نہیں سن سکتا اور جاتا ہوں مگر اس شخص نے جو میرے پاس بیٹھا تھا کہا کہ حضرت مولوی صاحب اور دیگر علمائے سلسلہ بیٹھے ہیں اگر اٹھنا مناسب ہوتا تو وہ نہ اٹھتے۔ میں نے کہا ان کے دل میں جو ہو گا وہ جانتے ہوں گے مگر میں نہیں بیٹھ سکتا مگر اس نے کہا راستے سب بند ہیں دروازوں میں لوگ کھڑے ہیں آپ درمیان سے اٹھ کر گئے تو شور ہو گا اور فساد پیدا ہو گا چپکے سے بیٹھے رہو۔ میں ان کی باتوں میں آ گیا اور بیٹھا رہا مگر مجھے آج تک افسوس ہے کہ جب ایک نیک تحریک میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی تھی تو میں کیوں نہ اٹھ آیا۔ حضرت مسیح موعود نے جب یہ سنا کہ جلسے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی گئی ہیں تو آپ سخت ناراض ہوئے اور سب سے زیادہ آپ حضرت خلیفہ اول پر ناراض ہوئے کہ کیوں نہ آپ لوگ پروٹسٹ کرتے ہوئے احتجاج کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر آ گئے۔ کسی طرح آپ کو یہ گوارا نہیں کرنا چاہئے تھا تو حضرت مسیح موعود بار بار ناراضگی کا اظہار فرما رہے تھے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود نے تھوڑی دیر بعد معاف کر دیا۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کن کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم حاجی منظور احمد صاحب درویش قادیان یکم مئی 2015ء کو 85 سال کی عمر میں قادیان میں وفات پا گئے۔

☆☆☆☆☆

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر Gastroenterologist مورخہ 21 جون 2015ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے استفادہ کے لئے پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ از صفحہ 1: احمدی کا اعزاز

ریفیوجیز کی خدمات کا خاص موقع مل رہا ہے۔ نیز آپ کو دنیا کے مختلف ممالک میں پیس سمپوزیم کی تقاریب میں جماعت کی نمائندگی کرنے کا موقع بھی ملتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ایوارڈ محترم سر افتخار احمد ایاز صاحب اور ساری جماعت احمدیہ کے لئے بہت مبارک کرے۔

☆☆☆☆☆

شہزاد گارمنٹس
مردانہ بچگانہ شلوار قمیض، مردانہ بچگانہ پینٹ شرٹ
اعلیٰ کوالٹی مناسب دام
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ: 6212039

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجمے کے لئے
رابطہ: 0306-4347593

WARDA فیبرکس
عید میلہ لگ چکا ہے | بوتیک ہی بوتیک
ڈیزائنر ریڈی میڈ تھری پیس سوٹ -/1650 میں حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

اوقات کار رمضان المبارک
صبح 9:30 بجے تا 4 بجے شام
FB ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ ربوہ Cell:03007705078
نوٹ: وقت لے کر تشریف لائیں۔

لبرٹی فیبرکس
گل احمد، SANA & SAFINAZ, NISHAT
فردوس، Warda Print، اتحاد، لاکھانی، CHARIZMA
NATION, MARJAN کے علاوہ
نارمل لان پرنٹ سوس کڑھائی اور اورجنل بوتیک کے علاوہ
اچھی مردانہ ورائٹی میں سادہ اور کڑھائی والے آرٹیکلز کیلئے تشریف لائیں
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-476213312

ربوہ میں طلوع وغروب 19 جون

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 جون 2015ء

8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
12:50 pm	راہ ہدیٰ
3:25 pm	درس القرآن 3 جون 1984ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2015ء

اٹھوال فیبرکس
لان ہی لان لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل سیل
مردانہ سوٹ 500 رنگ کی گارنٹی کے ساتھ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد طاہر اٹھوال: 0333-3354914

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

کریسنٹ فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔ لان بوتیک اور فینسی سوٹ کا مرکز۔ نیز تمام قسم کی میچنگ بھی دستیاب ہے
پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
با اخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

FR-10